الأوردية
٢١٣

يا باغي الخير أقبل

رہنمائے مسلم

تالیف/ عبدالکریم الدیوان

دليل المسلم

تأليف
عبدالكريم الديوان

The Cooperative Office For Call & Guidance to Communities at Rawdhah Area
Under the Supervision of Ministry of Islamic Affairs and Endowment
and Call and Guidance -Riyadh - Rawdhah
Tel. 2492727 - fax.2401175 E.mail: mrawdhah@hotmail.com P.O.Box 87299 Riyadh 11642

نوٹ: جملہ حقوق دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد حوطہ بنی تمیم
کے نام محفوظ ہیں الا یہ کہ جو کوئی مفت تقسیم کرنا چاہے

نام کتاب

رہنمائے مسلم

مؤلف

عبدالکریم بن عبدالمجید الدیوان

مترجم

ابواسامہ: نیاز احمد ابوالخیر انصاری

ملنے کا پتہ

المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات فی محافظۃ حوطۃ بنی تمیم

ص، ب: ۲٦١ فی محافظۃ حوطۃ بنی تمیم ۱۱۹۴۱

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد - حوطة بني تميم ، ١٤٢٦هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الديوان ، عبدالكريم

دليل المسلم باللغة الأردية. / عبدالكريم الديوان - حوطة
بني تميم ، ١٤٢٦هـ
٨٠ ص ؛ ١٢ X ١٧ سم
ردمك : ٨ - ٧ - ٩٢٣٨ - ٩٩٦٠

١- الإسلام أ- العنوان

ديوي ٢، ٢١٠ ١٤٢٦/٢١٩٦

رقم الايداع: ١٤٢٦/٢١٩٦
ردمك: ٨-٧-٩٢٣٨-٩٩٦٠

الطبعة الأولى
١٤٢٦هـ - ٢٠٠٥م

رہنمائے مسلم

عقائد

عبادات

معاملات

تقدیم

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

وبعد:

یہ مختصر سا رسالہ جسے برادرم الشیخ رعبدالکریم الدیوان نے تالیف کیا ہے میں نے اسے پڑھا جو کہ کافی اچھا اور نفع بخش ہے جو کہ دین (اسلام) کے فروعی اور اصولی واجبات سے متعلق ہے، گرچہ مختصر ہے لیکن معمولی پڑھے لکھے اور نومسلموں کے لیئے بہت اہمیت کا حامل ہے، اس میں ان چیزوں کو بڑے واضح اور کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے جن چیزوں میں اختلاف نہیں، یا وجۂ عبادات اور معاملات میں راجح مسئلہ ہے.

اگر اس کا ترجمہ کیا جائے اور اس کو چھپوا کر توزیع کیا جائے تو مجھے امید ہے کہ یہ ان لوگوں کو روشنی دکھائے گی جو ایسی گھاٹی

کے دہانے پر کھڑے ہیں جو گرنے والی ہے، اس لئے کہ اس لئے کہ جاہل شخص ہمیشہ گمراہ کرنے والے اور بدعت وخرافات کی طرف لے جانے والے کا شکار ہوتا ہے. واللہ الموفق:

وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم

عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین

مقدمہ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

وبعد :۔

یہ مختصر سا رسالہ جو نو مسلموں اور ایسے لوگ کے لیئے جو اسلام کے احکام سے مکمل واقفیت نہیں رکھتے ہیں، (تالیف کیا ہے) جو کہ عقیدہ اور عبادات و معاملات پر مشتمل ہے،

درحقیقت دین اسلام کے پورے امور کا احاطہ نہیں کرسکا، بلکہ انھیں پر اکتفاء کیا ہوں جو فرائض اور ارکان و واجبات میں مہم ہیں، اس لیئے میں نے سنن و آداب ومستحبات پر واجبات کو اہمیت دی، اس لیئے کہ واجبات مہم ہیں، اور دین کی باتیں آہستہ آہستہ ہوتی رہیں گی، مزید

معلومات کرنا چاہیں تو اہل علم کی تالیف کی ہوئی کتابوں کی طرف رجوع کریں، یا ان سے استفسار کریں.

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ یہ کام محض اپنی رضا مندی کا ذریعہ بنائے ، اور ہمیں اس کی توفیق بخشے . آمین یارب العالمین.

تحریر:

عبدالکریم بن عبدالمجید الدیوان

اولاً: ﴿عقیدہ﴾

ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ پر، فرشتوں اور کتابوں، اور اس کے رسولوں پر، قیامت پر، اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھے.

۱۔ اللہ پر ایمان:

☆ ہم اللہ کی ربوبیت پر ایمان رکھتے ہیں، کہ وہی پالنے اور پیدا کرنے والا، اور تمام چیزوں کا مالک اور تدبیر کرنے والا ہے، تنہا وہی خالق حقیقی ہے.

اللہ تعالی نے فرمایا:

کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے؟ جو تمیں آسمان و زمین سے روزی پہونچائے ؟ (سورہ فاطر آیت نمبر ۳)

☆ اس بات پر عقیدہ رکھیں کہ تمام مخلوقات کو اس کے خالق ہی نے پیدا کیا ہے.

اللہ تعالی نے فرمایا:

زمین و آسمان میں بادشاہی اللہ ہی کے لیئے ہے .(آل عمران

آیت نمبر ۱۸۹)

☆ وہ تنہا کارساز ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ عقیدہ رکھے کہ ساری تدبیر وکارسازی کرنے والا وہ اللہ اکیلا اور تن تنہا ہے.

اللہ تعالی نے فرمایا: آپ کہیئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین میں رزق پہونچاتا ہے، جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے، اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ! تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے؟.

سو یہ ہے اللہ تعالی جو تمہارا رب حقیقی ہے، پھر حق کے بعد کیا رہ گیا، بجز گمراہی کے پھر کہاں پھرے جاتے ہو؟ (سورہ یونس آیت نمبر ۳۱_۳۲).

☆ اور ہم اس کی الوہیت پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہی معبود برحق ہے، اس کے علاوہ تمام معبود باطل ہیں، اور وہی تنہا عبادت کا حقدار ہے،

اللہ تعالی نے فرمایا:

یہ سب اس وجہ سے کہ اللہ تعالی حق ہے، اور انکے سوا جن جن لوگوں کو پکارتے ہو سب باطل ہیں، (سورہ لقمان آیت نمبر۳)

☆ اگر کسی نے کوئی بھی عبادت اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے کی، مثال کے طور پر دعا، قربانی اور مدد طلب کیا یا نذر و نیاز مانی تو اللہ کے ساتھ شرک کیا میں پڑ گیا یعنی اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو عبادت میں شریک ٹھہرایا چاہے اس عبادت سے، کچھ بھی مقصود ہو اس سے مقرب فرشتہ ہو یا بھیجا ہوا نبی، یا اللہ کے نیک بندوں میں سے کوئی بندہ یا مخلوقات میں سے کوئی مخلوق۔

☆ اور جو اس شرک میں مبتلا ہوا تو اللہ تعالی اسے بخشے گا نہیں، اور وہ دائمی جہنمی ہے، (ہاں ایک صورت کہ اس نے توبہ کر لیا اور موت سے پہلے اس کام کو چھوڑ دیا).

اللہ تعالی فرماتا ہے:

اللہ تعالی قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ جس کی چاہے گناہ معاف فرما دیتا ہے، (سورہ النساء آیت ١١٦)

☆ اور ہم اللہ کے اسماء وصفات پر بھی ایمان رکھتے ہیں، جس کو اللہ تعالی نے اپنے لیئے یا رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے لیئے ثابت کیا ہے، اور اللہ تعالی کی صفات کو کسی مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں مانتے ، اور یہ بھی نہیں کہتے کہ اللہ تعالی کی صفات ایسی ایسی ہیں، بلکہ ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لیئے فرمایا:

اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ (شوری ۱۱)

☆ اور جو بھی اللہ تعالی کی صفات مجمل طور پر یا مفصل طور پر ذکر کی گئی ہیں، اثبات یا نفی کے طور پر ان سب کی دلیل کتاب وسنت سے ثابت ہیں، اور اس پر اس امت کے سلف وصالح چلتے رہے ہیں، اور کتاب وسنت کے اس ظاہری نصوص پر بلا کسی تکیف یا تمثیل یا تحریفی یا تعطیل کے ایمان رکھتے ہیں

☆ اور ہم نفی کرتے ہیں ہر اس چیز کی جس کی اللہ نے اپنی ذات کے لئے اپنی کتاب میں نفی کی یا اللہ کے رسول نے اس کے بارے میں صفات یا افعال کی نفی کی ہے، اور ہم خاموشی اختیار کرتے ہیں جس سے اللہ اور اس کے رسول نے خاموشی اختیار کی ہے ۔

☆اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں وہ اپنی مخلوقات بلند و بالا ہے، اور وہ آسمان میں مستوی عرش ہے اپنی مخلوق کے احوال واقوال سے واقف ہے، اوران کے افعال کو دیکھتا ہے، اوران کے امور کی تدبیر کرتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قدر رہے.

۲۔ ﴿فرشتوں پر ایمان﴾

فرشتہ عالم غیب میں رہنے والی مخلوق ہے.

☆ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ فرشتے اللہ کے نیک نبدے ہیں:

اللہ تعالی نے فرمایا:

وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں، کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے، بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں، (سورہ انبیاء آیت نمبر۲۶۔۲۷)

اللہ تعالی نے انھیں نور سے پیدا کیا، اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہمہ وقت مشغول رہتے ہیں، اور مختلف کاموں پر

انھیں مامور کیا ہے، ان میں سے کچھ تو بندوں محافظین ہیں اور کچھ ان کے اعمال کو لکھتے ہیں اور کچھ ان کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں، اس کے علاوہ دیگر کاموں پر بھی مامور ہیں.

☆ اللہ تعالی نے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے، اسی لئے ہم انھیں نہیں دیکھتے اور کبھی کبھی بعض بندوں کو دکھایا بھی ہے.

☆ اللہ تعالی نے انھیں بے پناہ سرعت و قوت اور مختلف اشکالا ختیار کرنے کی صلاحیت عطا کیا ہے، وہ تھکتے نہیں ہیں اور ان کو ہم شمار نہیں کر سکتے.

☆ اللہ تعالی نے ان میں سے بعض کے نام اور کام بھی بتلائے ہیں،

جبریل: اللہ نے (ان کے ذریعہ) انھیں رسولوں کی طرف وحی لے جانے کی ذمہ داری سپرد کی.

اللہ تعالی نے فرمایا:

(اے نبی) آپ کہد تجیئے کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ

کے دل پر پیغام باری تعالی اتارا ہے، (بقرہ ۹۷)

مالک: جہنم کے داروغہ کا نام ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور پکار پکار کر کہیں گے کہ او مالک تیرا رب ہی ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ کہیگا تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے، (زخرف ۷۷).

منکر نکیر: یہ دونوں فرشتے بندے سے قبر میں سوال کرتے ہیں.

۳۔ ﴿اللہ کی کتابوں پر ایمان.﴾

☆ اور ہم اللہ تعالی کی سے جانب رسولوں نازل شدہ تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں.

☆ قرآن کریم: جس کو اللہ تعالی نے اپنے پیارے حبیب **محمد** ﷺ خاتم النبیین پر نازل فرمائی اور وہ نازل شدہ کتابوں میں سب سے بہتر اور افضل کتاب ہے اور وہ تمام کتابوں کو منسوخ کرنے والی کتاب ہے، جو اس سے قبل آسمان سے نازل ہوئی،

فرمان باری تعالی ہے: اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے

والی ہے اوران کی محافظ ہے(سورہ مائدہ آیت نمبر ۴۸)

☆ قرآن سے پہلے جتنی کتابیں نازل ہوئیں سب میں تحریف ہوئی ،اس لیئے قرآن کی اتباع واجب ہے، نہ کہ اس کے ماقبل کتابوں کی ، کیونکہ اللہ تعالی نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لے رکھی ہے، اور ردو بدل کرنے والوں کے مکروفریب سے محفوظ کررکھا ہے، فرمان الہی ہے: ہم نے اس قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (سورہ الحجر آیت نمبر ۹)

☆ جس نے بھی اس کا انکار کیایا اس میں کچھ بھی کمی یا زیادتی کیا یا تحریف وتبدل کیا تو وہ کافر ہے،

☆ اور یہ قرآن کا دعوی اپنے حروف اور معانی کے ساتھ اللہ کا کلام ہے اور منزل من اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے.

۴۔ (اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر ایمان)

☆ اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالی نے ان تمام کو اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے.

اللہ تعالی نے فرمایا: ہم نے انھیں رسول بنایا ہے خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالی پر نہ رہ جائے، اللہ تعالی بڑا غالب اور بڑا حکمت والا ہے، (سورہ النساء ۱۶۵)

☆ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نوح علیہ السلام سب سے پہلے رسول اور محمد ﷺ سب سے آخری رسول ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح علیہ السلام اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی (النساء ۱۶۳).

دوسرے مقام پر فرمایا: لوگوں تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ (محمد ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے (اعراف ۴۰).

☆ محمد ﷺ کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا یا دعوی کرنے والے کی تصدیق کی وہ کافر، اس لیئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے اجماع کو جھٹلانے والا ہے.

☆ اس بات پر اعتقاد رکھنا کہ بیشک انبیاء ورسل بنی نوع انسان میں سب سے افضل ہیں، جس نے اس کے علاوہ اعتقاد رکھا وہ کافر ہے،

☆ اس بات پر بھی اعتقاد رکھنا کہ تمام کے تمام رسول بشر ہیں، اللہ تعالی نے انھیں پیدا کیا ہے ان کے اندر ربوبیت کی کوئی خصوصیت نہیں ہے.

اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: آپ فرما دیجیئے: کہ میں خود اپنی ذات خاص کیلیئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا، اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ تعالی نے چاہا ہو، (اعراف ۱۸۸)

دوسری جگہ فرمایا: کہہ دیجیئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا، اور میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا، (جن ۲۲).

☆ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کی رسالت کے ذریعہ سب رسالتوں کا دروازہ بند کر دیا اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا.

فرمان باری تعالی ہے: آپ کہہ دیجیئے کہ اے لوگوں میں سب کی

طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں (اعراف ١٥٨).

اور اللہ تعالی اپنے دین کے سوا کسی دین کو قبول نہیں کرتا.

اللہ تعالی فرماتا ہے:

جو شخص اسلام کے سوا کسی دین کو تلاش کرے، اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا، اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا (آل عمران ٨٥).

کوئی بھی شخص اسلام کے سوا دوسرا دین قبول کریگا وہ کافر ہے، اور بیشک عصمت اور اللہ کے رسول محمد ﷺ کے لیئے ثابت ہے

٥ ۔ ﴿یوم آخرت پر ایمان﴾

☆ ہم اس بات پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ دنیاوی زندگی ایک دن ختم ہو جائیگی، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے، باقی رہ جائیگی، (رحمٰن ٢٦، ٢٧)

☆ اور ہم عذاب قبر پر ایمان رکھتے ہیں، جو کہ آخرت کی سب

سے اولیں منزل ہے، اور فتنہ قبر کہتے ہیں، میت سے اس کے رب کے بارے میں اور اسکے دین کے بارے اور نبی کے بارے میں سوال کیا جائیگا،

☆ اور اس پر بھی یقین ہے کہ نیکوکار کے لیئے اس قبر میں انعام و اکرام ہے اور ظالموں کے لیئے عذاب ہے،

☆ اور اس بات پر بھی اعتقاد ہے کہ یوم آخرت وہی قیامت کا دن ہے، اللہ تعالی اس دن قبر سے سب کو زندہ نکالے گا اور پھر ان کے اعمال کا حساب و کتاب لیگا، نیک لوگوں کو جنت دے گا اور برے لوگوں کو دردناک عذاب میں مبتلا کریگا،

جیسا کہا اللہ تعالی قرآن میں فرمایا:

اور صور پھونک دیا جائیگا پس آسمان اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے، مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائینگے، (الزمر ٦٨).

☆ اور اس دن سے قبل قیامت کی کچھ نشانیاں ظاہر ہونگی.(قیامت کی نشانیوں سے مراد) وہ پہچانیں اور دلیلیں اور علامتیں ہیں جو

قیامت سے پہلے آئینگی.

☆ اوراس پر بھی یقین رکھتے ہیں جو کتاب وسنت میں اس دن کی ہولناکیوں اور خبروں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے .

٦ ۔ ﴿تقدیر پر ایمان﴾

☆ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان اوراس پر بھی کہ کائنات کی ہر چیز اکو سابقہ علم وحکمت کے مطابق جان لیتا ہے.

☆ اوراس چیز پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالی کو ہر چیز کا علم اس کے وجود میں آنے سے پہلے ہوتا ہے،

☆ اوراس کو اپنے پاس لوح محفوظ میں لکھ لیا ہے،

☆ اللہ تعالی نے جو چاہا وہی ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، اور وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا، اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے.

☆ اور وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، وہ ذات پاک وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے،.

﴿بعض وہ امور جو عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں:﴾

☆ اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا،

☆ اور جو کوئی نجومیوں اور کاہنوں کی تصدیق کرے وہ کافر ہے، اوران سب کے پاس جانا یا انھیں بلانا یہ گناہ کبیرہ ہے.

☆ اور تبرک امور توقیفیہ میں سے ہے یہ جائز نہیں مگر جو دلیل سے ثابت ہے.

☆ وسیلہ یا واسطہ پکڑنا جس کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے ، یہ ہر وہ عبادت ہے جو اس سے قریب کرتی ہے.

﴿مشروع وسیلہ:﴾

☆ اللہ تعالی کے اسماء وصفات سے وسیلہ پکڑنا، جیسے بندہ اپنی دعا میں یہ کہے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے ،اور انتظام چلانے والے، میں تجھی سے مدد طلب کرتا ہوں.

☆ اور اسی طریقہ سے اپنے عمل صالح کے ذریعہ وسیلہ طلب کرے جیسا کہ کہے: اے اللہ میں اپنے والدین کی فرمانبرداری کے

واسطے سے یا صلہ رحمی کے ذریعہ سے میں یہ طلب کرر ہاہوں، کہ تو مجھے بخش دے، یا مجھ پر رحم فرما، یا مجھے رزق عطا فرما وغیرہ.

☆ یا اسی طرح کسی زندہ نیک شخص کے ذریعہ وسیلہ طلب کرنا، یعنی کسی نیک اور صالح شخص سے کہے کہ اس کے لیئے دعا کر دے.

﴿بدعی وسیلہ:﴾

اللہ کے لیئے ایسی چیزوں کا توسل لینا جس کا ثبوت شریعت میں نہیں ہے، جیسے نبیوں اور صالحین کی ذات یا ان کی عزت یا حقوق کا وسیلہ پکڑنا جیسے کہ کہے: میں نبی ﷺ کی عزت کے واسطے سے، یا فلاں ولی کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں، کہ اے اللہ تو مجھے بخش دے، یا رحم فرما یا میری مصیبت کو دور کر دے.

﴿شرکی وسیلہ:﴾

وہ یہ ہے کہ کسی مردے کو اپنے اور اللہ کے مابین عبادت کے اندر واسطہ بنائے، ان کو پکارے، ان سے اپنی حاجت روائی یا مدد طلب کرے،

☆ .اسی طرح سے کسی شخص کے جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں حکم لگانا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ کتاب وسنت سے اس کے بارے میں ثبوت ملتا ہو کہ وہ جنت میں ہے یا جہنم میں.

☆ شرک اور کفر کے علاوہ گناہ کبیرہ کا مرتکب خارج از ایمان نہیں، لیکن وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے ناقص ایمان ہے اس دنیا میں، اور آخرت میں وہ مشیئت الٰہی کے تحت ہے، چاہے تو اسے بخش دے یا چاہے تو اسے عذاب دے.

☆ اور صحابہ کرام سب کے سب عدول اور سچے ہیں اور اس امت میں نبی کے بعد سب سے افضل ہیں، اور ان سے محبت کرنا دین وایمان کی نشانی ہے، اور ہم انھیں ان کے مقام ومرتبہ کے لائق اچھائی سے یاد کرتے ہیں، اور سب سے افضل ابو بکر ہیں اس کے بعد عمر پھر عثمان اور اس کے بعد علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں.

☆ آل محمد ﷺ سے اور اہل بیت سے محبت دین سے محبت کرنا ہے، اور اہل بیت میں آپ کی بیویاں اور مؤمن رشتہ دار جیسے کہ آپ کے چچا اور ان کے بچے سب شامل ہیں.

☆ اور جس نے آپ کی لائی ہوئی شریعت کے ساتھ مذاق کیا یا اللہ اور اس کے رسول کو گالی دیا اس نے کفر کیا اور جادو اور سحر یہ کفر ہے

ثانیاً: ﴿عبادات﴾

ا۔ طہارت:

طہارت مشتمل ہے:

(الف)۔ ناپاک چیزوں سے طہارت: یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، نماز پڑھنے کی جگہ، اور جو کپڑا پہن کر پڑھ رہا ہے نجاستوں سے پاک ہو، جیسے کہ پیشاب، پائخانہ اور خون سے.

(ب)۔ حدث سے طہارت:

اولاً: **حدث اصغر سے طہارت.** یعنی جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، مثال کے طور پر: پیشاب، پائخانہ، یا ہوا کا خارج ہونا وغیرہ.

ثانیاً۔ **حدث اکبر سے طہارت:** جیسے کہ ہمبستری، حیض،

نفاس، یعنی وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے،

☆ **وضو:** حدث اصغر سے طہارت کے لئے وضو واجب ہے، جیسے: کہ پیشاب، پائخانہ، ہوا کا خارج ہونا، گہری نید سونا، اونٹ کا گوشت کھانا.

وضو کا طریقہ

۱۔ دل سے نیت کرے زبان سے نہیں.

۲۔ بسم اللہ کہے، پھر تین بار دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو دھلے.

۳۔ پھر تین بار کلی کرے اور ناک صاف کرے.

۴۔ پھر تین بار چہرے کو دھلے، کان کی جڑ سے لیکر دوسرے کان کی جڑ تک چوڑائی میں، اور سر کے بال کی جڑ سے لیکر ڈاڑھی کے نیچے تک لمبائی .

۵۔ پھر تین بار ہاتھ دھلے، پہلے داہنا پھر بایاں انگلیوں کنارے سے لیکر کہنیوں تک.

۶۔ پھر سر کا مسح کرے، وہ اس طریقہ سے کہ دونوں ہاتھ کو تر کرے

پھران دونوں ہاتھ کوسر کے اگلے حصہ سے آخری حصہ تک لے جائے،
پھراسی طریقہ سے واپس لائے .

۷۔پھرایک بار دونوں کان کا مسح کرے.

۸۔پھر دونوں پیر کو دھلے اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ پہلے
داہنا پھر بایاں.

غسل

حدث اکبر کی وجہ سے واجبی طہارت حاصل کرنا .جیسے کہ :
جنابت،حیض،نفاس.

طریقہ غسل:

۱۔دل میں غسل کی نیت کرے بغیر زبان سے بولے ہوئے.

۲۔پھر بسم اللہ پڑھے اور مکمل طور پر وضو کرے.

۳۔تین بار سر پر پانی بہائے یہانتک کہ بھیگ جائے.

۴۔پھر پورے بدن پر پانی بہائے.

﴿ تیمّم ﴾

یہ واجبی طہارت ہے مٹی کے ذریعہ سے پاکی حاصل کرنا وضو کے بدلے ،یا غسل کے بدلے، یہ اس شخص کے لیئے ہے جو پانی نہ پائے یا پانی کا استعمال اس کے لیئے نقصان دہ ہو.

تیمّم کا طریقہ: طہارت کی نیت دل سے کرے، (مثال کے طور پر وضو اور غسل) پھر اپنے دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر ،یا دیوار پر ایک مرتبہ مارے اس کے بعد اسکو اپنے چہرے پر ایک مرتبہ ملے، پھر دونوں ہتھیلیوں کو آپس میں ایک دوسرے پر ملے،

﴿ حیض ﴾

وہ خون جو عورت کے بالغ ہونے کے بعد اس کے رحم سے مستقل طور پر متعین دنوں میں آتا ہے.

﴿ نفاس ﴾

وہ خون جو بچہ کی ولادت کے بعد عورت کی رحم سے خارج ہوتا

ہے

﴿حیض اور نفاس جن اعمال کو روکتے ہیں۔﴾

☆جماع (مرد کو جائز نہیں کہ وہ بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے اس حال میں کہ اس کی بیوی حالت حیض میں ہو یا حالت نفاس میں۔

☆نماز، روزہ، طواف خانہ کعبہ، ہاں لیکن روزہ کو پاک ہونے کے بعد پوری کرے گی، نماز کو نہیں (حیض یا نفاس والی عورت کو جائز نہیں کہ وہ روزہ رکھے یا طواف کرے اس حال میں کہ وہ حائضہ ہو۔

☆قرآن مجید کا چھونا یا اس میں پڑھنا،

☆مسجد میں داخل ہونا (حیض والی عورت کو جائز نہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہو۔

☆طلاق دینا (کسی شخص کو جائز نہیں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے اس حال میں کہ اس کی بیوی حالت حیض یا نفاس میں ہو۔

۲۔نماز:

شہادتین کے بعد ارکان اسلام کا سب سے عظیم رکن نماز ہے،

جس نے اس کو کلی طور پر چھوڑ دیا اس نے کفر کیا، اگر کسی نے نماز بغیر اس کے شروط وارکان اور واجبات کے ادا کی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی ، اس کے مبطلات سے بچے ، اور ویسے ہی پڑھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ہے.

﴿نماز کے شروط﴾

اس مراد نماز سے پہلے کی جانے والی تیاری ہے، اس کے بغیر نماز درست نہیں ہوگی ،

☆ حدث اصغر سے طہارت (پیشاب ، پائخانہ، ہوا کا خارج ہونا، اور یہ وضو سے حاصل ہوتی ہے.

☆ حدث اکبر سے طہارت (جنابت ،حیض، نفاس) اور یہ غسل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں ہے.

☆ دخول وقت: وقت سے پہلے اگر نماز کو ادا کر دیا جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی ، (ظہر کی نماز نہ ادا کی جائے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہو جائے).

☆ استقبال قبلہ: نماز صحیح نہیں ہوگی اگر کعبہ کے سوا کسی دوسری چیز کو قبلہ بنایا.

☆ شرمگاہ کا چھپانا: اگر کسی شخص کی شرمگاہ تھوڑی بھی کھلی ہو تو اس کی نماز نہیں ہوگی، (ناف سے لیکر گھٹنے تک مرد کے لیئے، اور عورت کیلیئے پورا جسم ستر ہے سوائے چہرہ اور ہتھیلی کے.

☆ نیت (ارادہ) نماز کے ادا کرنیکا ارادہ کرنا جس کی وجہ سے کھڑا ہو رہا ہے اور راس کا محل دل ہے.

﴿نماز ادا کرنے کی کیفیت﴾

☆ نماز ادا کرنے والا جہاں کہیں بھی ہو اپنے دل میں نماز کی نیت کرتے ہوئے قبلہ کا رخ کرے ، چاہے جو بھی نماز پڑھنا چاہتا ہے (ظہر، عصر، مغرب .....) کھڑے ہو کر. (کھڑا ہونا طاقت رکھتے ہوئے یہ ارکان نماز میں سے ہے).

☆ تکبیرۃ الاحرام (اللّٰہ اکبر) کہے اور یہ تکبیر احرام نماز کا رکن ہے اس کے علاوہ بقیہ تکبیرات جس کا ذکر آگے آ رہا ہے

واجب ہیں:

☆داہنے ہاتھ کواپنے بائیں ہاتھ پر رکھے اوران دونوں ہاتھوں کواپنے سینے پر رکھے.

☆سورہ فاتحہ پڑھے اورسورہ فاتحہ پڑھنا یہ رکن ہے اس کے بعد جوبھی قرآن میں آسان ہو پڑھے.

☆اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اوراپنے سر اور پیٹھ کو برابر رکھے اور دونوں ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے اطمینان سے رکوع کرے اور رکوع میں یہ دعا پڑھے(سبحان ربی العظیم)اور افضل یہ ہے کہ تین مرتبہ پڑھے اور رکوع یہ رکن ہے اور سبحان ربی العظیم کہنا واجب ہے،

☆رکوع سے سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے (یہ رکن ہے) ہاتھ کو اپنے کندھوں کے دونوں مونڈھوں تک یہ کہتے ہوئے (سمع اللّٰه لمن حمده)لے جائے اگر وہ امام یا منفرد ہے اور حالت قیام میں کہے(ربنا ولك الحمد)اور(سمع اللّٰه لمن حمده ،ربنا ولك الحمد) کہنا واجب ہے.

☆ پھر اپنے ساتوں اعضاء پر سجدہ کرے اور یہ رکن ہے اور وہ سات اعضاء یہ ہیں: دونوں ہاتھ کی ہتھیلی، پیشانی مع ناک، دونوں گھٹنے، دونوں قدم، اللہ اکبر کہتے ہوئے اور سجدہ میں یہ دعا پڑھے، (سبحان ربی الاعلی) اور تین مرتبہ پڑھنا افضل ہے اور سبحان ربی الاعلی کہنا واجب ہے.

☆ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنا سر سجدہ سے اٹھائے اور بیٹھ جائے سجدہ سے اٹھنا اور بیٹھنا یہ دونوں رکن ہے اور جب بیٹھے تو یہ کہے. (رب اغفرلی) اور یہ کہنا واجب ہے اور اطمینان کے ساتھ بیٹھنا رکن.

☆ پھر اللہ اکبر کہکر دوسرا سجدہ کرے اور وہی سب کچھ کرے جو پہلے سجدہ میں کیا تھا (اس طرح سے ایک رکعت مکمل ہوگئی)

☆ اس کے بعد اللہ اکبر کہکر اپنے سر کو اٹھائے، اوددوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، اور تمام وہی کام کرے جو پہلی رکعت میں کیا تھا.

☆ اگر نماز دو رکعت والی ہے جیسے: نماز فجر، جمعہ اور عیدین کی

نماز تو دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بیٹھے اور اثنائے جلوس یعنی تشہد میں یہ دعا پڑھے: التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ۔ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ، پھر یہ پڑھے: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۔ اور تشہد کا آخری رکعت میں درود ابراہیمی کے ساتھ پڑھنا نماز کے ارکان میں سے ہے۔

☆ پھر السلام علیکم ورحمة الله کہتے ہوئی پہلے داہنے جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرے، اور یہ سلام پھیرنا رکن ہے۔

☆ اگر نماز تین رکعت والی ہو یا چار رکعت والی جیسے کہ: ظہر، عصر یا عشاء، تو دو رکعت پر بیٹھ کر تشہد پڑھے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، (اور یہاں پر بیٹھ کر تشہد پڑھنا واجبات نماز میں سے ہے) اور اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھے اور ایک رکعت مکمل ادا کرے اور اس کے بعد پھر بیٹھے اور اس میں التحیات پڑھے، اور اگر نماز چار رکعت والی ہو تو دو رکعت مکمل کرے پھر جب چار رکعت ہو جائے تو بیٹھ کر التحیات پڑھے، اس کے بعد داہنے جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرے جیسا کہ بیان کیا گیا،

☆ ترتیب: ارکان نماز کو بالترتیب بجالانا، یہ نماز کے ارکان میں سے ہے، (یعنی ایک رکن کو دوسرے رکن پر مقدم نہ کرے).

☆ اطمینان وسکون: نماز کے تمام ارکان کو اطمینان اور سکون سے بجالانا چاہیئے، اس لئے کہ یہ ارکان نماز میں سے ہے، (اور اطمئنان کہتے ہیں نماز کے تمام ارکان کو سکون کے ساتھ بغیر جلد بازی کیئے ہوئے بجالانے کو).

﴿نماز کے ارکان جس کا ذکر صفت نماز میں بیان کیا گیا ہے﴾:

جس نے ان ارکان کو قصداً اور بھول کر کے ترک کر دیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی.

رہا واجبات نماز جس کا ذکر صفت نماز میں کیا گیا ہے اس کو اگر کسی نے عمداً چھوڑ دیا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی اور جس سے سہوا چھوٹ گیا ہے تو وہ نماز کے آخیر میں دو سجدہ کر لے، اور اسے سجدہ سہو کہتے ہیں.

﴿نماز کو باطل کرنے والی چیزیں﴾

ارکان نماز کے کسی ایک رکن کو یا واجبات نماز کے کسی ایک واجب کو عمداً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے.

عمداً کھانا پینا، اسی طرح حالت نماز میں جان بوجھ کر بات چیت کرنا، ہاں اس کے علاوہ جو نماز کے بارے میں وارد ہوا ہے، (یعنی

اس سے نماز باطل نہیں ہوتی) ہوا کے خارج ہونے سے یا ان چیزوں کا خروج جن سے وضو واجب ہو جاتا ہے، اسی طرح بلاضرورت مسلسل حرکت کرنا، یا اسی طرح پورے بدن کے ساتھ قبلہ کی جانب سے انحراف کر جانا، نماز کے دوران قصداً ہنسنا، رکوع سجود قیام یا قعود کا قصداً زیادہ کرنا، امام سے سبقت کر جانا، یہ تمام اعمال نماز کو باطل کر دیتے ہیں.

فرض نماز کے اوقات اور اسکی رکعتیں

نماز	رکعات	وقت
فجر	۲	طلوع فجر صادق سے لیکر طلوع آفتاب تک
ظہر	۴	زوال آفتاب سے لیکر اس وقت تک کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے.
عصر	۴	ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے سے لیکر اس وقت تک جب کہ اس کا سایہ اس سے دو گنا ہو جائے.

مغرب	۳	غروب آفتاب سے لیکر شفق احمر کے غائب ہونے تک.
عشاء	۴	شفق احمر کے غائب ہونے سے لیکر آدھی رات تک اور ضرورت پڑنے پر فجر تک.

﴿نماز سے متعلق چند باتیں﴾

ا۔نماز باجماعت صرف مردوں پر واجب ہے عورتوں پر نہیں.

ب۔اذان اور اقامت یہ صرف مردوں پر واجب ہے عورتوں پر نہیں.

﴿اذان کے کلمات یہ ہیں﴾

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ للہ اکبر اللہ اکبر۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ

اشہد ان محمدا رسول اللہ

اشہد ان محمدا رسول اللہ۔

حی علی الصلاۃ حی علی الصلاۃ۔

حی علی الفلاح   حی علی الفلاح،

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر   لا الہ الا اللّٰہ

نوٹ: لیکن نماز فجر میں حی علی الفلاح کے بعد اور اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر سے پہلے، الصلاۃ خیر من النوم، کہینگے.

ج۔ ہر نماز کے لئے اقامت کہی جائیگی اور یہ صرف مردوں پر فرض ہے.

اس کے کلمات کچھ اس طرح ہیں:

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر

اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ

اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ

حی علی الصلاۃ،

حی علی الفلاح

قد قامت الصلاۃ،   قد قامت الصلاۃ

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر   لا الہ الا اللّٰہ

نماز جمعہ

یہ بالغ مردوں پرواجب ہے:

اللہ تعالی نے فرمایا: یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلاۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع (سورۃ الجمعہ ۹)

اے لوگو: جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو) (سورہ جمعہ:۹)

جمعہ کے دن خطیب دو رکعت نماز با جماعت پڑھائیگا، اور اس دن جمعہ کے لئے غسل کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو کا استعمال کرنا اور صبح سویرے جمعہ کا وقت شروع ہونے سے قبل مسجد میں جانا مستحب ہے، اور جب امام خطبہ شروع کردے تو بات چیت اور خرید وفروخت کرنا حرام ہے.

﴿عیدین کی نماز (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ)﴾

یہ سنت مؤکدہ ہے، اور بعض علماء نے کہا کہ صرف مردوں پر واجب، اور عورتوں کا نکلنا بھی افضل ہے،

عید کے دن عید گاہ جانے سے قبل غسل کرنا، بہترین لباس پہننا خوشبو کا استعمال کرنا، اور تکبیر کہنا دونوں عید کی رات اور یہ تکبیر استمرار کے ساتھ جب تکبیر مطلق ہو، اس وقت تک کہ جب تک امام عید کی نماز کے لئے نہ نکلا ہو، اور مقید یہ صرف بقرعید (عیدالاضحیٰ) میں استمرار کے ساتھ چوتھے دن تک آفتاب طلوع ہونے تک، ہر نماز کے بعد.

تکبیر کے کلمات:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد.

﴿جنازے کے احکام﴾

مرنے والے پر چیخنا چلانا حرام ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(من نیح علیه فانه یعذب بما نیح علیه یوم القیامة)

جس نے کسی مرنے والے پر نوحہ کیا تو قیامت کے دن اس کی وجہ سے اسے عذاب دیا جائیگا.

عورت اپنے شوہر کی موت پر چار مہینہ دس دن سوگ منائیگی (یعنی عدت میں رہیگی) اس کے علاوہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں منائے گی.

سوگ: دوران عدت عورت کا بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا، خوشبو، سرمہ، زینت والا لباس، وغیرہ استمال نہ کرنے کو سوگ کہتے ہیں.

دوران سوگ عورت کا نکاح نہ کرنا، پیغام نکاح دینا، یا پیغام نکاح کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا جائز نہیں.

﴾غسل میت﴿

میت چاہے مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا جوان اس کو غسل دینا واجب ہے.

میت کے غسل کا طریقہ:

۱۔ میت کے پورے جسم پر پانی بہانا.

۲۔ میت کو نماز کے وضو کی طرح وضو کرایا جائے، پھر اس کو تین مرتبہ غسل دیا جائے.

۳۔ اگر کسی وجہ سے اسے غسل دینے میں پریشانی ہو رہی ہے تو اسے مٹی سے تیمّم کرایا جائیگا جس طرح نماز کے لئے تیمّم کیا جاتا ہے.

۴۔ مرد کو مرد ہی غسل دیگا ہاں اگر میت کی بیوی غسل دینا چاہے تو جائز ہے، اور اسی طرح عورت کو عورت ہی غسل دیگی لیکن اگر اس کا شوہر غسل دینا چاہے تو جائز ہے.

کفن:

میت کو کفن دینا واجب ہے، کفن کہتے ہیں: میت کے تمام جسم کو

ڈھانکنے کو جس میں اسکا سر سے لیکر پیر شامل ہو، اور اس کپڑے میں اس میت کو لپیٹ دیا جائے،

مرد کو تین کپڑے اور عورت کو پانچ کپڑے میں لپیٹنا مستحب ہے.

﴿میت کی نماز جنازہ:﴾

میت کی نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے، اور کوئی ضروری نہیں کہ تمام کے تمام لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوں، بلکہ اگر بعض لوگ بھی شریک جنازہ ہو گئے تو بھی کافی ہے، اور نماز جنازہ کے لئے وہی شرط ہے جو فرض نماز کی شرطیں ہیں.

﴿جنازے کا طریقہ﴾

جنازہ کو قبلہ کی جانب کیا جائیگا، اور امام میت کے سر کے پاس کھڑا ہوگا اگر جنازہ مرد کا ہے، اور اگر عورت کا ہے تو اس کے بیچ میں، اور امام کے پیچھے تین صف یا اس سے زیادہ لگائی جائے اور اگر ایک ہی آدمی صرف ہے تو اکیلا ہی جنازہ پڑھ لے.

امام اللہ اکبر کہے اور اس پہلی تکبیر کے بعد آہستہ سے سورہ فاتحہ

پڑھے، اور دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھے، پھر تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کرے اور چوتھی تکبیر کے بعد کچھ نہ پڑھے، بلکہ داہنے جانب ایک سلام پر اکتفاء کرے.

﴿امام یا منفرد کے کھڑے ہونے کی جگہ﴾

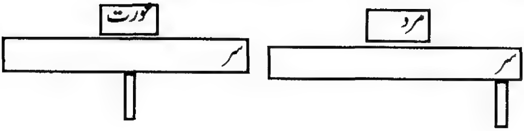

دفن:

میت کو دفن کرنا واجب ہے، یعنی میت کے پورے جسم کو قبر کے اندر رکھکر مٹی سے ڈھانکنا، اور اس کو قبر میں قبلہ جانب رکھکر داہنے پہلو رکھا جائیگا.

(اثنائے دفن درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھا جائے)

ا۔ قبر کو زمین کے برابر رکھا جائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو زمین کے برابر رکھنے کا حکم دیا ہے.

البتہ جمہور علماء کے نزدیک قبر ایک بالشت اونچی کرنی مستحب

ہے.

۲۔قبر کو پختہ بنایا جائے اور نہ اس پر کچھ تعمیر کیا جائے، یہ حرام ہے

۳۔اس پر مسجد نہ بنائی جائے یہ حرام ہے.

۴۔قبروں کو ابلند بھی حرام ہے.

۵۔قبروں پر بیٹھنا بھی نہیں چاہیئے.

﴿۳۔روزہ﴾

روزہ کہتے ہیں طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور شہوت (جماع وہمبستری یا انزال منی)اور تمام مفطرات سے عبادت (ثواب) کی نیت سے رک جانے کو. یہ ہر سال رمضان کے مہینہ میں فرض اور دیگر مہینوں میں نفل ہے.اللہ تعالی نے فرمایا:

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید

بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللّٰہ علی ما ھدا کم ولعلکم تشکرون (سورۃ البقرۃ ۱۸۵)

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت دینے والا ہے، اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیئے ، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ (بقرۃ ۱۸۵).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی الاسلام علی خمس ، شھادۃ ان لاالٰہ الا اللّٰہ و ان محمدا رسول اللّٰہ ، واقام الصلاۃ ، وایتاء الزکاۃ ، وصوم رمضان وحج البیت) متفق علیہ)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ا۔ کلمہ شہادت کا اقرار ۲۔ نماز

قائم کرنا ۳۔ زکاۃ دینا ۴۔ رمضان کا روزہ رکھنا ۵۔ اور خانہ کعبہ کا حج کرنا.(بخاری و مسلم)

جب کہ مسلمان مرد عورت پر روزہ اس وقت فرض ہوگا جب وہ عاقل اور بالغ ہو، اور عورت کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہو.

﴿روزہ کو فاسد کرنے والی چیزیں﴾

۱۔ کھانے پینے اور جماع وانزال منی سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، (ہاں اگر کسی کو احتلام ہو گیا ہو تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا کسی سائل یا غیر سائل چیز کے پیٹ میں جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اور اسی طرح حیض و نفاس کے آنے سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے.

۲۔ جس نے اجس نے روزہ توڑ دینے نیت لیکن اس نے کچھ کھایا نہیں تو اسکا بھی روزہ فاسد ہو جائیگا.

۳۔ جس نے بھول کر کچھ کھا لیا تو اس کا روزہ خراب نہیں ہوگا (عمدا کھانے پینے اور مفطرات سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے).

۴۔ مسافر کے لئے روزہ توڑنا جائز ہے اگر اس کے سفر کی مسافت ایک رات ودن چلنے کے برابر ہو، پر اس کی قضا رمضان کے بعد کرے گا.

اسی طرح مریض کے لئے جائز ہے کہ وہ روزہ چھوڑ دے اگر وہ روزہ رکھنے پر غیر قادر ہے تو یا اس کے رکھنے کی وجہ سے اسے کسی نقصان کا ڈر ہے تو ایسی صورت میں روزہ نہ رکھے، اور جب رمضان گذر جائے تو قضا کرنے میں تاخیر نہ کرے، جیسے کہ حاملہ یا دودھ پلانے والی جب اسے خوف ہو کہ روزہ رکھنا حمل اور بچہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا تو روزہ نہ رکھے اور رمضان بعد اسے پورا کرلے.

۵۔ عمر دراز مرد اور عورت جب بڑھاپے کو پہونچ جائیں اور روزہ رکھنے پر قادر نہ ہوں تو ہر روزہ کے بدلے ایک مد صدقہ کریں (مد: (ایک کلو سے کچھ کم ہی ہوتا ہے)۲۵۰ گرام تقریبا.

۴۔زکاۃ:

یہ ارکان اسلام کا تیسرا رکن ہے،اور قرآن میں اس کا تذکرہ اکثر مقام پر نماز کے ساتھ کیا گیا ہے.

☆ یہ زکاۃ ایک معین مال میں ایک معین گروہ کے لئے ایک محدد وقت میں ایک عظیم حکمت کے لئے فرض کی گئی ہے.اللہ تعالی نے فرمایا

(خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها)توبہ ۱۰۳)

آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کریں.

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بني الاسلام على خمس، شهادة ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله، واقام الصلاة، وايتاء الزكاة، وصوم رمضان وحج البيت) متفق عليه)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:ا۔کلمہ شہادت کا اقرار۲۔نماز

قائم کرنا ۳۔ زکاۃ دینا ۴۔ رمضان کا روزہ رکھنا ۵۔ اور خانہ کعبہ کا حج کرنا. (بخاری ومسلم)

☆ زکاۃ کوئی تبرع نہیں ہے کہ دیکر احسان جتلائے، بلکہ یہ مالی عبادت اور واجب ہے اللہ تعالی نے فقیروں کی حاجت پوری کرنے اور ان کی مصیبتوں کو دور کرنے اور گناہوں کے کفارے کے لئے اور بلاؤں کو دفع کرنیکے لئے فرض کیا ہے، اور یہ اطمینان وسکون حاصل کرنے کا زبردست ذریعہ ہے.

☆ جن مالوں میں زکاۃ فرض ہوتی ہے چار قسم کے ہوتے ہیں.

۱۔ زمین سے نکلنے والے (اناج، پھل، معادن) رہا پھل اور سبزی تو اس میں زکاۃ نہیں ہے.

۲۔ چوپائے: اونٹ، گائے، بکری.

۳۔ سونا اور چاندی: رہی قیمتی موتیاں، تو اس میں زکاۃ نہیں ہے.

۴۔ تجارتی اشیاء: (ہر وہ چیز جو تجارت کی غرض سے اختیار کی گئی ہو) لیکن اگر استعمال کی غرض سے اختیار کی گئی ہو مثلا: جیسے قالین، گھریلو استعمال کی چیزیں، رہنے کے لئے مکان، گاڑی، یا اس جیسی

دوسری چیزیں تو اس میں زکاۃ نہیں ہے.

☆مقدار زکاۃ:

جب مال ایک خاص مقدار کو پہونچ جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے اور نہیں تو واجب نہیں ہوتی ہے.

مال کے مختلف ہونے سے زکاۃ بھی مختلف ہوتی ہے.

اولا: جو چیز زمین سے نکلتی ہے.

صنف:

اناج ودانا اور پھل تیار ہونے لگیں یا پک جائیں.

مقدار:

جب پانچ وسق (یعنی ٦٠ صاع اور ایک صاع چار ہتھیلی بھر کر مرد کی ہتھیلی سے جو تقریبا ٣ کلو کے برابر ہوتا ہے) کو پہونچ جائے تو اس میں زکاۃ فرض ہوتی ہے.

مقدار زکاۃ:

۱۔ جب یہ بارش کے پانی یا نہر کے پانی کے بغیر کچھ خرچ کیئے پیدا ہوا ہو تو دسواں حصہ،

۲۔ اور اگر مشین اور انجنوں سے سیراب کر کے اگایا گیا ہو تو اس میں بیسواں حصہ.

جو زمین سے نکلے سے نکلنے والی دھات::

جب وہ سونے اور چاندی کے نصاب کو پہونچے یا اس سے زیادہ ہو تو اس میں زکاۃ چالیسواں حصہ ہے.

دوئم: چوپائے.

اونٹ ۵ سے لیکر ۹ تک ایک بکری

۱۰ سے لیکر ۱۴ تک دو بکری

۱۵ سے لیکر ۱۹ تک تین بکری

۲۰ سے لیکر ۲۴ تک چار بکری

گائے: ۳۰ سے لیکر ۳۹ تک ایک سال کا بچھڑا.

۴۰ سے لیکر ۵۹ تک ایک گائے جو دو سال

کی ہوکر تیسرے سال میں داخل ہوچکی
ہو.

۶۰ سے لیکر ۶۹ تک دو گائیں جو ایک
سال کی ہوکر دوسرے سال میں داخل ہو
چکی ہوں.

۷۰ سے لیکر ۷۹ تک ایک ایک سال کی
گائے اور ایک دو سال کی گائے

بکری ۴۰ سے لیکر ۱۲۰ تک ایک بکری
۱۲۱ سے لیکر ۲۰۰ تک دو بکری
۲۰۱ سے لیکر ۳۹۹ تک تین بکری

﴿سونے اور چاندی کا نصاب زکواۃ﴾

سوئم: سونا : جب ۸۵ گرام یا اس سے زیادہ ہوتو اس میں
چالیسواں حصہ. (ڈھائی فیصد)

چاندی: جب ۵۹۵ گرام یا اس سے زیادہ ہوتو اس میں

چالیسواں حصہ. (ڈھائی فیصد)

روپیہ کا حساب سونے چاندی کے نصاب سے لگا کر دیا جائیگا.

چہارم: ﴿چہارم: تجارتی سامان﴾

تجارتی سامان پر زکاۃ سونے چاندی کے حساب سے نکالا جائیگا یعنی چالیسواں حصہ (.ڈھائی فیصد)

جن مالوں کا ابھی ذکر کیا گیا ہے اس پر اس وقت زکاۃ فرض ہوگی جب وہ اپنی ملکیت میں ہواور اس پر ایک سال گذر گیا ہو.

ا۔مگر اناج اور پھل پر اس وقت زکاۃ فرض ہوجاتی ہے اور اس کے نکالنے کا وقت اس وقت شروع ہوجاتا ہے جب وہ تیار ہونے کے قریب ہوجائیں اور دانہ سخت ہوجائے.

۲۔تجارتی سازو سامان کے منافع کی زکاۃ اس کے اصل مال کے ساتھ حساب لگا کر نکالی جائے گی اگر چہ اس پر ایک سال نہ گذرا ہو.

۳۔اسی طرح چوپائے کے بچے کی زکاۃ اس کے اصل کے ساتھ

نکالی جائیگی گرچہ اس پر بھی ابھی حولان حول نہ ہوا ہو (یعنی ایک سال نہ گذرا ہو).

مستحقین زکاۃ:

۱۔فقراء

۲۔مساکین

۳۔ زکاۃ وصول کرنے والے اس کے بانٹنے والے وغیرہ وغیرہ.

۴۔تأ لیف قلوب کے لئے ، اگر کسی شخص کا ایمان کمزور ہے تو اسے تأ لیف قلب کے لئے زکاۃ دی جاسکتی ہے،اسی طرح کافر کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لئے ، یا اس کے شر سے بچنے کے لئے زکاۃ دی جاسکتی ہے.

۵۔گردن آزاد کرنے کے لئے.

۶۔قرضدار کو بھی .غارمین سے مراد وہ قرضدار ہیں جن کے لئے قرض کی ادائیگی دشوار ہوگئی ہے لہذا انھیں قرض کی ادائیگی کے

لئے زکواۃ کا مال دیا جائیگا.

۷۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو (یعنی مجاہد کو) اس سے مراد مجاہدین کی تیاری میں ہتھیار، سفر کا خرچ، اور جہاد کے سارے اخراجات ہیں.

۸۔ ایسے مسافر کو جو اپنے وطن سے دور ہو اور اس کا زادراہ ختم ہو گیا ہو گرچہ وہ اپنے ملک میں مالدار ہو.

صدقہ فطر

جو عید الفطر کی رات یا عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے قبل نکالا جاتا ہے جو ایک شخص کا تین کلو کے لگ بھگ ہوتا ہے، اور فقیروں اور مسکینوں کو دیا جاتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اثنائے روزہ جو غلطیاں سرزد ہوگئی ہیں اس کا کفارہ ہو جائے، اور مسکینوں کے لئے کم سے کم عید کے دن کا کھانا.

قربانی

بسم اللہ کہکر جانور کو ذبح کرنا یا نحر کرنا، یعنی اس کی گردن کی حلقوم

کو کاٹنا، ایسا جانور جو انسان کے کھانے کے لئے حلال ہے اس کو بغیر ذبح کیئے ہوئے کھانا حرام ہے (جیسا کہ اس کا ذکر گذر چکا)

اللہ تعالی نے فرمایا: ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیه و انه فسق. (سورۃ الانعام ۱۲۱)

جس پر اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ وہ فسق ہے.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو خون اللہ کا نام لیکر بہایا جائے اس کو کھاؤ سوائے مچھلی اور ٹڈی کے، اس کا ذبح کرنا ضروری نہیں.

۵۔ حج

یہ ارکان اسلام کا پانچواں رکن ہے اور ہر مسلمان بالغ و عاقل مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار اگر استطاعت رکھتا ہے تو فرض ہے.

اللہ تعالی نے فرمایا:

(اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جو ان کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کردیا ہے). (آل عمران ۹۷.)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بنی الاسلام علی خمس، شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله، واقام الصلاة، وايتاء الزكاة، وصوم رمضان وحج البيت) متفق عليه)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ا۔ کلمہ شہادت کا اقرار ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکاۃ دینا ۴۔ رمضان کا ن روزہ رکھنا ۵۔ اور خانہ کعبہ کا حج کرنا. (بخاری ومسلم)

حج کے چار ارکان ہیں

ا۔ احرام

۲۔ طواف

۳۔ سعی

۴۔ وقوف عرفہ

اس میں سے کوئی ایک بھی اگر چھوٹ گیا تو اس کا حج صحیح نہیں ہوگا

احرام

میقات پر پہونچنے کے بعد نسک یعنی حج عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنے کا نام احرام ہے.

میقات پر پہونچ کر سلا ہوا کپڑا نکال کر لنگی پہن لے اور چادر اوڑھ لے اور لبیك حجا کہے، البتہ عورت اپنے عام ہی کپڑے ہی میں احرام باندھے،

﴿طواف﴾

حج کے طواف کی نیت سے دسویں تاریخ کو یا ایام تشریق کے دوران (ایام تشریق یہ ہیں ۱۱، ۱۲، ۱۳) باوضو ہو کر ستر پوشی کی حالت میں بغیر انقطاع کے خانہ کعبہ کا سات چکر لگائے یہاں تک کہ مکمل ہو جائے اور طواف حجر اسود کے پاس سے شروع کرے، اس حال میں کے خانہ کعبہ اس کے بائیں جانب ہو.

﴿سعی﴾

حج کے سعی کی نیت کر کے صفا اور مروہ کے مابین سات چکر سعی کرے صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، اور صفا سے مروہ

تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک ایک چکر۔(یعنی یہ دو شمار کیا جائے گا)

﴿وقوف عرفہ﴾

وقوف کی نیت سے میدان عرفہ میں حاضر ہونا اور اس کی ابتداء ۹؍ذوالحجہ کی ظہر کی نماز سے شروع ہوتی ہے اور ۱۰؍ذی الحجہ کی فجر تک، اور مختصر سا قیام بھی کافی ہے، مگر سنت یہ ہے کہ ۹؍ذی الحجہ کو سورج کے زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک وقوف کیا جائے۔

﴿عمرہ﴾

یہ کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔

۱۔میقات سے احرام باندھنا۔

۲۔طواف۔

۳۔سعی مابین صفا و مروہ۔

۴۔حلق یا تقصیر۔

﴿حج تمتع﴾

۱۔ حج کے مہینہ میں میقات سے احرام باندھنا.اور حج کے مہینہ (شوال، ذوالقعدہ، اور ذی الحجہ کے ۱۰ دن ہیں) اور یہ کہے (لبيك اللهم عمرة متمتعا بها الى الحج).

۲۔ پھر حرم شریف میں جائے اور کعبہ مشرفہ کا طواف کرے، (سات چکر)

۳۔ پھر مسعی میں جائے اور صفا اور مروہ کے مابین سات مرتبہ طواف (سعی) کرے.

۴۔ پھر بال چھوٹا کرالے یا استرے سے صاف کرالے اور کپڑا پہن کر حلال ہو جائے، اس طرح اس کا عمرہ مکمل ہو گیا، محظورات احرام میں سے تمام چیزیں اس کے لئے حلال ہو گئیں.

۵۔ جب ذی الحجہ کا آٹھواں دن ہو تو حج کا احرام باندھے یہ کہتے ہوئے (لبيك اللهم حجا) اور نویں تاریخ کو وقوف عرفہ کرے

۶۔ ۹ تاریخ کو غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ جائے.

٧۔مزدلفہ میں فجر تک مبیت کرے پھر منی کی طرف کوچ کرے.

٨۔منی میں پہونچے تو جمرہ عقبہ کو کنکری مارے.

٩۔پھر حلق کرائے اور عورت اپنے بال کو چھوٹا کرے، (انگلی کی ایک پور کے برابر کاٹے) اس کے بعد احرام کھول دے

١٠۔پھر قربانی کرے. (یعنی ھدی کا جانور ذبح کرے) اور یہ قربانی ایام تشریق کے آخری دن تک تاخیر کرسکتا ہے،

١١۔اس کے بعد حج کا طواف اور سعی کرے.

١٢۔ پھر ایام تشریق میں منی کے اندر مبیت کرے (رات گذارے).

١٣۔اور تینوں جمرات کو روزانہ زوال کے بعد کنکری مارے.

١٤۔اور مکہ چھوڑنے سے قبل طواف وداع کرے.

﴿واجبات حج﴾

١۔میقات سے احرام باندھنا، جس نے میقات سے گذرنے کے بعد احرام باندھا گویا اس نے واجب کو ترک کیا،

۲۔ وقوف عرفہ، غروب سورج تک یہ اس شخص کے لئے جو دن ہی سے وقوف کیا ہو، مگر جو رات میں عرفات میں پہونچے (۹ تاریخ کو) تو اسے معمولی بھی ٹھہرنا کافی ہو جائیگا

۳۔ مبیت مزدلفہ ۱۰ ذی الحجہ کی رات کو عرفات سے نکلنے کے بعد.

۴۔ جمرہ عقبہ کو کنکری مارنا۔ ۱۰ ذی الحجہ کو فقط، بقیہ تینوں جمرات کو ایام تشریق میں زوال کے بعد.

۶۔ منی میں ایام تشریق کی راتوں میں (۱۱،۱۲،۱۳،) ذی الحجہ کی راتیں یا صرف دو راتیں جو جلدی کرتا ہے یعنی ۱۱،۱۲ فقط ٹھہرنا.

۷۔ طواف وداع، مکہ مکرمہ چھوڑنے سے قبل خانہ کعبہ کا سات چکر (یعنی ایک طواف).

نوٹ: مذکورہ بالا واجبات میں سے اگر کسی نے ایک بھی واجب ترک کر دیا تو اس پر دم واجب ہے جسے حدود حرم میں ذبح کریگا اور فقراء (مکہ) میں تقسیم کریگا.

﴿ممنوعات احرام﴾

حالت احرام میں حجاج و معتمرین کے لئے جن چیزوں سے بچنا ضروری ہے وہ ۹ ہیں.

۱۔مردوں کو ایسا کپڑا پہننا جو جسم کی پیمائش کے مطابق سلا ہوا ہوا مگر عورت جیسا چاہے کپڑا پہن سکتی ہے.

۲۔سر کا ڈھانکنا.(مرد کے لئے فقط)

۳۔خوشبو کا استعمال.

۴۔سر اور بدن کے بال کو کاٹنا.

۵۔ناخن کاٹنا.

۶۔متعلقات جماع،عورت کو بوسہ دینا یا اس جیسی کسی اور چیز سے لذت حاصل کرنا.

۷۔خشکی کے جانور کا شکار کرنا.

۸۔نکاح یا منگنی کرنا.

۹ہمبستری کرنا.

نوٹ : عورت نقاب کے ذریعہ چہرہ نہیں ڈھانکے گی اور نہ ہاتھ میں دستانہ پہنے گی.

ثالثا: ﴿معاملات﴾

أ : حرام معاملات اور ان کی شکلیں:

☆ قبضہ میں لینے سے قبل سامان کا بیچنا، کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ کوئی سامان اا اپنے پاس آنے سے قبل فروخت کرے.

☆ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ کوئی آدمی جب کوئی سامان خریدے تو وہ اس سے جا کر یہ کہے کہ تم اسے واپس کردو میں اس جیسا سامان اس سے کم قیمت پر تجھے دیتا ہوں، یا بیچنے والے سے کہے کہ تم اس کو اس کے ہاتھ مت بیچو یہ سامان میں تم سے اس سے زیادہ قیمت پر خرید لونگا.

☆ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی حرام چیز بیچے یا کرایہ پر دیوے، یا کوئی ایسی چیز جو حرام پر تعاون کرے جیسے شراب کا بیچنا، یا

سور کا بیچنا، یا انگور کا بیچنا اس آدمی کو جو کہ اس سے شراب بناتا ہو وغیرہ وغیرہ.

☆ ایسی چیز کا بیچنا جس میں دھوکہ ہو یعنی خریدنے والے کا نقصان ہو، جیسے مچھلی کا پانی میں بیچنا، یا چڑیا کا ہوا میں بیچنا یا حیوان کے پیٹ میں بچے کا بیچنا اسی طرح دودھ کا تھن میں بیچنا (یہ تمام کی تمام صورتیں ناجائز ہیں.

☆ کسی مسلمان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ ایسی چیز فروخت کرے جس کا وہ مالک نہیں یا جس کو ابھی اپنے قبضے میں نہیں کیا، اس لئے کہ بسااوقات ان میں پریشانیوں کا امکان ہوتا ہے.

☆ قرض کا قرض سے بیچنا جائز نہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ تم سے کسی نے ایک معین مدت کے لئے ایک بکری اودھار لیا اور جب اس کے ادائیگی کا وقت آیا تو وہ شخص قرض کی ادائیگی سے عاجز ہو تو قرضدار اس وقت اس شخص سے کہے کہ اسے تم مجھے ۳۰۰ سو ریال میں غیر معین مدت کے لئے بیچ دو تو یہ قرض سے قرض کی بیع ہوئی اور یہ جائز نہیں ہے.

☆کسی سے کوئی سامان ادھار بیچ کر پھر اسی سامان کو اس سے کم قیمت پر نقدا خریدنا جائز نہیں.

☆خرید و فروخت میں دھوکہ دھری کسی بھی صورت میں جائز نہیں.

☆ سود حرام ہے گر چہ اس کا نام کچھ بھی رکھ دیا جائے بینک کا فائدہ یا شیئر یا بینک کا حصہ، یا یا استثمار.

☆ تجارتی انشورینس، یہ سب ایک دھو کا ہے، جیسے گاڑی کا انشورینس یا دوکان کا انشورینس، یا لائف انشورینس.

☆جمعہ کے دن جب جمعہ کی آخری اذان ہو جائے تو اس وقت خرید و فروخت حرام ہے.

☆اسی طرح سے جب آپ روپیہ ڈالر میں یا ٹکا میں بدل رہے ہوں تو یہ ایک ہی مجلس میں اور ہاتھوں ہاتھ ہونا چاہیئے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو بیع باطل ہو جائیگی، (اور یہ درست نہیں ہے).

ب۔نکاح: ﴿شادی بیاہ کے مسائل﴾

اس شخص پر اسلام میں نکاح واجب ہے جو اس کے تکالیف کی طاقت رکھتا ہے، اور ڈرتا ہے کہ کسی حرام کام میں ملوث نہ ہو جائے، ورنہ تو مستحب ہے، یہ نبی کریم ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے.

نکاح کے صحیح ہونے کے لئے چار ارکان کا پایا جانا ضروری ہے:

ا۔ ولی، بیوی کا باپ ہوگا، یا جسے وہ وصیت کر دے یا اس کے عصبہ میں سے قریبی پھر اس کے بعد والا قریبی رشتہ دار.

۲۔ دو گواہ: جو اس کے نکاح کی شہادت دیں یا اس سے بھی زیادہ جو سچے اور مسلمان ہوں.

۳۔ ایجاب وقبول: جیسے کہ نکاح پڑھانے والا کہے کہ میں نے اس لڑکی کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا، اور لڑکا یعنی دولہا کہے کہ میں نے قبول کر کیا.

۴۔ مہر: وہ رقم جو عورت کو نکاح کے وقت مرد (دولہا) دیتا ہے.

اللہ تعالی نے فرمایا:(و آتوا النساء صدقاتھن نحلہ) النساء ٤٠)(اور عورتوں کو اپنی مہر راضی خوشی ادا کر دو).اور یہ عورت کا حق ہے کسی دوسرے کا نہیں.

اور عورت کی شادی بغیر اس کی خوشی کے کسی کے ساتھ کرنا درست نہیں ہے،اس سے اجازت لینا ضروری ہے.

☆ اگر عورت کے شادی کی بات چیت کسی شخص سے چل رہی ہے تو کسی دوسرے شخص کو جائز نہیں کہ اس کو شادی کا پیغام بھیجے، ہاں اگر پہلے والے لوگ بات چیت اور معاملہ ختم کر دیں تو کوئی حرج نہیں ہے.

☆ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ جس سے منگنی ہو رہی ہے اس کو تنہائی میں لے جائے مگر جب شادی ہو جائے.

☆ کسی عورت کا شوہر اگر انتقال کر گیا ہے یا وہ مطلقہ ہے تو بغیر عدت گذارے اس عورت کا شادی کرنا جائز نہیں ہے.

﴿عدت کی مدت﴾

جس عورت کا شوہر انتقال کر گیا ہے تو اس عورت کی عدت چار مہینہ دس دن ہے. جس کے شوہر نے طلاق دیدیا تو اس کی عدت تین حیض ہے اور اگر اس عورت کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینہ ہے.

☆ چار سے زیادہ شادی کرنا جائز نہیں.

☆ شوہر کے اوپر بیوی اور بچوں کا نان نفقہ واجب ہے.

☆ مسلمان کا کسی غیر مسلم سے شادی کرنا جائز نہیں.

☆ مسلمان کا کتابیہ (یہودیہ یا نصرانیہ) سے نکاح کرنا جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ صرف مسلمان عورت سے شادی کرے.

ج۔ طلاق:

اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ زندگی نہیں گذار سکتا یا اس کے اخراجات کا بندوبست نہیں کر سکتا تو اسے علاحدہ کردے یعنی طلاق دیدے، اس سے کہدے کہ (انت طالق) یعنی تم آزاد ہو شوہر کو

اپنی بیوی کو تین مرحلوں میں طلاق دینا چاہیئے، جب اس نے ایک طلاق دیا پھر اس نے رجوع کرلیا، پھر اس کے بعد دوبارہ طلاق دیا اور پھر تیسری بار بھی طلاق دیدیا تو اب اس کو حق نہیں کہ اپنے نکاح میں لائے یہاں تک کہ اس عورت سے کوئی دوسرا شخص نکاح کرے اور دخول کرے پھر وہ طلاق دے تو پھر پہلے والا شخص اس سے نکاح کرسکتا ہے،

اسی طرح عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ طلاق طلب کرے اگر اس کے ساتھ زندگی گذارنا دشوار ہو جائے، یا اخراجات برداشت نہیں کرسکتا.

﴿ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح کرنا حرام ہے﴾

ا۔نسب کی وجہ سے حرام ہیں: وہ سات ہیں

ماں، بہن ، بیٹی ،بہن کی بیٹی، (بھانجی)، بھائی کی بیٹی، (بھتیجی) پھپھی، خالہ، (ماں کی بہن)

۲۔رضاعت کی وجہ سے حرام ہیں، وہ بھی سات ہیں:

رضاعی ماں، رضاعی بہن، رضاعی بھانجی، رضاعی بیٹی، رضاعی بھتیجی، رضاعی پھوپھی، رضاعی خالہ.

۳۔سسرالی رشتہ ہونے کی وجہ سے حرام ہیں اور وہ چار ہیں:

۱۔اس بیوی کی بیٹی جس بیوی سے چکا ہو، یا اس کی بیٹی کی بیٹی، یا اس کے بیٹوں کی بیٹی، اسی طرح سے جہاں تک نیچے چلے جایئے .باپ کی بیوی، بیٹے کی بیوی، پوتے کی بیوی، بیٹی کے بیٹے کی بیوی، اسی طرح نیچے چلے جایئے، بیوی کی ماں، یا اس کے ماں کی ماں اور اس کے باپ کی ماں اسی طرح سے جہاں تک اوپر چلے جایئے.

☆ نکاح میں دو بہنوں کا ایک ساتھ رکھنا، اسی طرح سے بیوی اور اس کی پھوپھی، یا بیوی اور اس کی خالہ کا ایک ساتھ رکھنا جائز نہیں.

☆ کسی عورت سے نکاح کرنا بغیر طلاق حاصل کیئے ہوئے یا

بغیراس کے شوہر کے وفات پائے ہوئے یہ جائز نہیں ہے.

﴿کھانے اور پینے کی اشیاء﴾

درحقیقت کھانے اور پینے کی تمام اشیاء حلال ہیں ، ہاں مگر شریعت نے جس کے کھانے اور پینے کو حرام کیا ہے، وہ حرام ہیں:

چند حرام چیزیں درجہ ذیل ہیں:

۱۔نشہ آور چیزیں.

۲۔نجس اشیاء(ناپاک چیزیں).

۳۔سور کا گوشت.

۴۔دیہاتی ، پالتو گدھا اور خچر کا گوشت..

۵۔ہر بڑے دانت والا جنگلی جانور.

۶۔مردار.

(رابعا: شریعت اسلامیہ کی چند حرام کی ہوئی اشیاء)

۱۔زنا.

۲۔لواط.(اغلام بازی)

۳۔ ناحق کسی پر دست درازی کرنا، یا کسی مسلمان کو تکلیف دینے کا سبب بننا۔

۴۔ ایسے نفس کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے، مگر حق کے ساتھ (چاہے خودکشی ہو یا کسی غیر کو قتل کرنا).

تبرج: عورت کا اپنی زینت کا ظاہر کرنا اور سب سے بڑی زینت ہے چہرے کا اظہار.

۶۔ کسی پاکدامن عورت پر فحاشی کا الزام لگانا.

۷۔ والدین کی نافرمانی.

۸۔ سود.

۹۔ مردوں کا سونا اور ریشم پہننا.

۱۰۔ سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا کھانا.

۱۱۔ جوا کھیلنا.

۱۲۔ خیانت کرنا.

۱۳۔ جھوٹ بولنا.

۱۴۔ چوری کرنا اور رشوت دینا اور لینا.

۱۶۔رشتہ کا توڑنا.

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

مترجم

ابواسامہ/ نیاز احمد ابوالخیر انصاری

مکتب تعاونی برائے دعوت ارشاد حوطہ بنی تمیم

ریاض۔ سعودی عرب

ٹیلیفون نمبر:۱۰/۵۵۵۰۵۳۳

فہرست

عناوین	صفحہ
تقدیم: فضیلۃ الشیخ / عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبر حفظہ اللہ	۳
کلمہ مؤلف	۵
اولا: عقیدہ	۷
اللہ پر ایمان	۷
فرشتوں پر ایمان	۱۱
اللہ کی کتابوں پر ایمان	۱۳
اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر ایمان	۱۴
یوم آخرت پر ایمان	۱۷
تقدیر پر ایمان	۱۹
بعض وہ امور جو عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں	۲۰
ثانیا: عبادات	۲۳
وضو کا طریقہ	۲۴

غسل	۲۵
تیمّم	۲۶
حیض	۲۶
نفاس	۲۶
نماز کے شروط	۲۸
نماز ادا کرنے کی کیفیت	۲۹
نماز کو باطل کرنے والی چیزیں	۳۴
فرض نماز کے اوقات اور اس کی رکعتیں	۳۵
نماز جمعہ	۳۸
عیدین کی نماز (عید الفطر اور عید الاضحیٰ)	۳۹
جنازے کے احکام	۴۰
میت کی نماز جنازہ	۴۱
جنازے کا طریقہ	۴۲
۳۔ روزہ	۴۴
روزہ کو فاسد کرنے والی چیزیں	۴۶

۴۔زکاۃ	۴۸
مستحقین زکاۃ	۵۴
۵۔حج	۵۶
حج کے چار ارکان	۵۷
ممنوعات احرام	۶۳
ثالثاً: معاملات	۶۴
شادی کے مسائل	۶۷
رابعاً: شریعت اسلامیہ کی چند حرام کی ہوئی اشیاء	۷۲
فہرست	۷۵

دليل المسلم

تأليف

عبد الكريم الديوان

نقله الى اللغة الأردية

أبوأسامه/ نياز أحمدأنصارى

المكتب التعاونى للدعوة والارشاد و توعية الجاليات فى محافظة حوطة بنى تميم
ص.ب: ٢٦١ حوطة بنى تميم ١١٩٤١ الرياض المملكة العربية السعودية
حساب عام رقم: ٤/٤٨٤٣ شركة الراجحى المصرفية فرع ١٤٤

مضامینِ کتاب

عقیدة - ارکانِ ایمان کا تفصیلی بیان۔

عبادات - طہارت وپاکی کا بیان - نماز کا بیان - زکوٰۃ کا بیان - روزہ کا بیان - حج کا بیان۔

معاملات - کچھ حرام معاملات کی مثالیں - نکاح کا بیان - طلاق کا بیان - کھانے پینے کی چیزوں میں حرام و حلال کا بیان - شریعتِ اسلامیۃ میں بعض حرام چیزوں کا بیان۔

محتوي الكتاب

أولاً : العقيدة - شرح أركان الإيمان

ثانياً : العبادات - الطهارة - الصلاة - الصيام - الزكاة - الحج

ثالثاً : المعاملات - المعاملات المحرمة - النكاح - الطلاق - المطعومات

رابعاً : بعض المحرمات في الشريعة الإسلامية

للمساهمة في طباعة الكتاب

شركة الراجحي - ٢٠٤٠١٠٩٠٩٢

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بحي الروضة بالرياض

تحت إشراف وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

هاتف : ٢٤٩٢٧٢٧ فاكس : ٢٤٠١١٧٥ البريد الإلكتروني : mrawdhah@hotmail.com ص.ب ٨٧٢٩٩ الرياض ١١٦٤٢

مطبعة النرجس - ت: ٢٣١٦٦٥٣ ف: ٢٣١٦٨١٦

ردمك: ٨-٧-٩٢٣٨-٩٩٦٠